REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۳ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۳ صلح ۱۳۳۸ ہش ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت۔ کمزوریٔ طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

سیرالیون کے دار الحکومت فری ٹاؤن میں حکومت کی طرف سے امداد یافتہ پہلے احمدیہ سکول کا افتتاح

"احمدیت مغربی افریقہ کے مسلمانوں کیلئے ایک رحمت ہے"۔ با اثر مسلمان لیڈروں کا اعلان

فری ٹاؤن (بذریعہ تار) ۲۰ جنوری ۱۹۵۹ء کو فری ٹاؤن میں حکومت کی طرف سے امداد یافتہ پہلے احمدیہ سکول کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں ہر طبقہ اور مکتبِ خیال کے نامور اصحاب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ یوں تو مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا اور غانا کی طرح سیرالیون میں بھی جماعت احمدیہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے اب تک متعدد مدارس قائم کر چکی ہے لیکن خاص فری ٹاؤن میں یہ پہلا احمدیہ سکول ہے جسے حکومت نے تسلیم کر کے اس کے لئے امداد دینا منظور کیا ہے۔ اس کی افتتاحی تقریب کے متعلق مبلغ سیرالیون مکرم جناب قریشی محمد افضل صاحب کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے

"فری ٹاؤن ۲۰ جنوری۔ آج یہاں حکومت کی طرف سے امداد یافتہ پہلے احمدیہ سکول فری ٹاؤن کا افتتاح عمل میں آیا افتتاحی تقریب میں ہر طبقے اور مکتب فکر کے نامور اصحاب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعض نامور اصحاب نے اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مغربی افریقہ کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور اعلان کیا کہ احمدیت مغربی افریقہ کے مسلمانوں کے لئے ایک رحمت ہے جو انہیں جدید تعلیم سے بہرہ ور کر رہی ہے"!

ازہر یونیورسٹی کے ماہانہ رسالے مجلۃ الازہر میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کا اعتراف

"غانا میں جماعت احمدیہ کے قائم کردہ سکول اور مدارس نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں"

گزشتہ سال مغربی افریقہ کی آزاد مملکت غانا کے وزیر اعظم مسٹر کوامی نکرومہ "Kwame Nkrumah" مصر تشریف لے گئے تھے۔ اس موقعہ پر ازہر یونیورسٹی کے ماہانہ رسالہ مجلۃ الازہر بابت جولائی ۱۹۵۸ء میں "الاسلام فی غانا" کے عنوان سے الاستاذ "عطیۃ صقر" (جو شیخ الازہر کے دفتر میں پریس برانچ کے انچارج ہیں) نے ایک تحقیقی مضمون شائع کیا تھا۔ اس مضمون میں غانا کے تاریخی، سیاسی۔ اقتصادی اور مذہبی حالات پر اختصار کے ساتھ نہایت اچھے انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ مضمون کے اختتام پر آپ نے غانا کے مسلمانوں کی حالت اور مذہبی کوائف بیان کرتے ہوئے غانا کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے۔

"ولھم نشاط بارز فی کافۃ النواحی ومدارسھم ناجحۃ بالرغم من أن تلامیذھا لا یدینون جمیعا بمذھبھم"۔

"فرزندانِ احمدیت کی سرگرمیاں تمام امور میں انتہائی کامیاب ہیں ان کے مدارس بھی کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ باوجود اسکے کہ ان کے مدارس کے جملہ طلباء انکی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے"

(شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ شام و لبنان)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے"

احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے آمین

ڈیوک آف ایڈنبرا دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ ڈیوک آف ایڈنبرا آج صبح نئی دہلی پہنچ گئے۔ ان کا خاص کامٹ طیارہ فضائی اڈے پر دو گھنٹے لیٹ پہنچا بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو۔ دوسرے وزرا اور سفارتی نمائندوں نے ڈیوک آف ایڈنبرا کا استقبال کیا۔ پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ضیاء الدین بھی فضائی اڈے پر موجود تھے۔ ڈیوک کو فضائی اڈے سے راشٹرپتی بھون پہنچایا گیا۔ ڈیوک آف ایڈنبرا بھارت میں ۱۴ روز ٹھہریں گے۔

کیوبا کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا گیا

کراچی ۲۲ جنوری۔ حکومت پاکستان نے کیوبا کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے ؛

روس میں صنعتی اور زرعی ترقی کی رفتار امریکہ سے تیز ہے

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ امریکی سینیٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی کے صدر مسٹر تھیوڈور گرین نے یہاں کہا کہ روس میں صنعتی اور زرعی توسیع و ترقی کی رفتار امریکہ کے مقابلہ میں زیادہ تیز ہے۔

یاد رکھیئے کہ
وقفِ جدید کا نیا سال
شروع ہے۔
(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

[illegible] ضیاء الاسلام پریس ربوہ [illegible] دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء

دوسرے مذاہب کی مقدس کتابیں

۳

توحید باری تعالیٰ کا اسلامی تصور یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ واحد ذات ہے۔ اس کی ذات میں کسی طرح بھی کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اس کے سوا باقی جو کچھ بھی ہے مخلوقات ہے۔ وہ ہمیشہ ہی واحد ذات رہتا ہے۔ ٹکڑوں میں کبھی تقسیم نہیں ہوسکتا۔ اس کی صفات بھی اسکے ساتھ رہتی ہے۔ اس سے الگ ہو کر اس کی ذات کی طرح کسی جسم میں حلول نہیں کرتیں۔ اور نہ ان میں کوئی شریک ہوسکتا ہے۔ دو یا تین حصے نہیں ہوسکتے۔ اور جب کوئی فرستادہ حق اللہ تعالیٰ سے کلام پاتا ہے۔ اور اسکو انسانوں تک پہنچاتا ہے۔ اس وقت بھی بشر بشر ہی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نہیں بن جاتا۔ جس وقت وہ الٰہی نشانات اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں دکھاتا ہے۔ اس وقت بھی وہ بشر ہی ہوتا ہے۔ جس طرح لوہا گرم ہو کر آگ نہیں بن جاتا بلکہ لوہا ہی رہتا ہے۔ اسی طرح فرستادہ حق جب الٰہی نشانات دکھاتا ہے تو وہ خود خدا تعالیٰ نہیں بن جاتا۔ بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا یحیطون بشیٔ
من علمہ الا بما شاء

یعنے بشر صرف اس کے علم سے اس حد تک حصہ پاتے ہیں جس حد اور وقت تک وہ یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک کے متعلق ایسا غیرت مند ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ

من ذا الذی یشفع
عندہ الا باذنہ۔

یعنے کوئی اس کے اذن کے بغیر اس کے پاس شفاعت بھی نہیں کرسکتا۔

الغرض وحدت باری تعالیٰ کا جو تصور خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے۔ وہ اتنا اچھوتا اور یکتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی دوئی کا خیال بھی نہیں سما سکتا۔ باپ بیٹا یا اوتار وغیرہ کے الفاظ جو بعض مذہبی کتابوں میں استعمال ہوئے ہیں ان کی حیثیت محض استعارہ کی ہے۔ ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

جو لوگ مغالطہ کھا کر ان کو حقیقت پر مبنی سمجھتے ہیں۔ وہ اسلامی تصور توحید سے ابھی بہت دور ہیں۔ تاہم ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمام دیگر مذاہب کے لوگ اسلامی تصور کی طرف آرہے ہیں۔ اور جوں جوں وہ اسلامی تصور کے قریب ہوتے جائیں گے توں توں وہ شرک کی باریک سے باریک صورتوں کے بھی منکر ہوتے چلے جائیں گے

حال ہی میں ایک ٹریکٹ ہمارے پاس بھیجا گیا ہے جس کا نام ہے "مسیح ابن اللہ" یہ ٹریکٹ ان الفاظ سے شروع کیا گیا ہے۔

"عالمگیر جامع کلیسا میں ایسے متعدد مسیحی نما موجود ہیں۔ جنہوں نے کتب مناظرہ میں خداوند یسوع مسیح کی اس فضیلت کو عام فہم الفاظ اور معانی میں بیان فرمایا ہے۔ کہ خداوند یسوع خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اور جب مسیحی مبشرین اہل اسلام کے درمیان انجیل مقدس کی منادی کرتے ہیں۔ تو بے موقعہ و بے محل، خواندہ و ناخواندہ کم سن اور عمر رسیدہ جاہل اور عالم سبھی اپنی قابلیت کا مظاہرہ اس سوال کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔ کہ اجی مسیح خدا کا بیٹا کس طرح ہے اور ساتھ ہی سورۂ اخلاص کا حوالہ دیتے ہیں۔

قل ھو اللہ احد اللہ
الصمد۔ لم یلد ولم
یولد ولم یکن لہ کفواً
احد (کہہ اللہ ایک ہے اللہ ازلی ہے نہ جنتا نہیں اور نہ جنا گیا ہے۔ اور نہ کوئی اس کی مانند ہے)

انّٰی یکون لہ ولد ولم
تکن لہ صاحبۃ
(اس کا بیٹا کہاں سے ہوگا۔ اس کی تو کوئی جورو ہی نہیں۔

(سورۂ انعام ۱۰۲)

اگر انجیل مقدس کی روشنی میں ان کی غلط فہمی کی صحت کے لئے کچھ عرض کرنا چاہیں۔ کہ بھائیو! قرآن مجید کا یہ فرمان ہمارے مسیحی عقیدہ کے خلاف نہیں" ؎

؎ اس عبارت کے آخری حصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ بھی اسلام کے تصور توحید سے متاثر ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کے دلوں میں اسلام کا خالص تصور توحید نہیں بیٹھا۔ جیسا کہ ٹریکٹ کے مزید مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ ابھی تک اللہ تعالیٰ کی واحد ذات کے حصول میں تقسیم ہونے کے قائل ہیں۔ ذیل میں ہم ان کو اسلامی توحید کے خالص تصور سے آشنا کرنے کے لئے قرآن کریم کی کچھ آیات درج کرتے ہیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان
اللہ ھو المسیح ابن مریم
قل فمن یملک من اللہ
شیئا ان اراد ان یھلک
المسیح ابن مریم وامہ
ومن فی الارض جمیعا وللہ
ملک السموات والارض وما
بینھما یخلق ما یشاء واللہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

جامعہ احمدیہ - دنیا میں تبلیغ اسلام کیلئے ایک بنیادی ادارہ ہے

جماعت احمدیہ کے مخیر احباب کی خدمت میں ایک گزارش

از مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

احباب کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جامعہ احمدیہ کی عمارت ابھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچی۔ ابھی رہائش گاہ کا حصہ اسی طرح باقی ہے۔ اس حصہ کے صحیح حالت میں نہ ہونے کے باعث طلباء کی نگرانی میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ اسی طرح جگہ کی قلت کی وجہ سے دو تین جماعتوں کے لئے کمرے میسر نہیں۔ اور انہیں سردی و گرمی میں باہر بیٹھنا پڑتا ہے۔

یہ ادارہ دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے بنیادی ادارہ ہے۔ کیونکہ یہاں سے تیار کئے گئے مبلغ ہی ساری دنیا میں اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس ادارہ کی فلاح و بہبود خاص طور پر آپ کے پیش نظر رہنی ضروری ہے۔ اگر اس ادارہ کا انتظام ناقص ہو۔ اور تعلیم و تربیت کے لئے ضروری وسائل میسر نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کے آئندہ تبلیغی پروگرام میں نقص ہو جانے کا اندیشہ ہوگا۔

صدر انجمن احمدیہ نے اس کام کے لئے ابتدائی عطیہ دیا ہے۔ اور اجازت دی ہے کہ جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کر کے ضروری رقم فراہم کی جائے۔ لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں کہ احباب زیادہ سے زیادہ اس نہایت ضروری کام کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے عطیہ جات ارسال فرمائیں۔

تمام رقوم خاکسار کے نام یا افسر صاحب امانت تحریک جدید کے نام آنی چاہئیں۔ والسلام

سید داؤد احمد۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

احمدیہ مشن نائیجیریا کا دسواں کامیاب سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض سے احباب کی شرکت اسلام کی صداقت پر مؤثر تقاریر

(از مکرم محمد اسحٰق صاحب بی۔ اے شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(۲)

آنریبل ثانی صاحب کی تقریر کے بعد صاحبِ صدر نے آپ کی عالمانہ تقریر کو سراہا۔ آپ نے مذاہب کے اختلاف کو ایک مدرسہ کی مختلف جماعتوں سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ مذاہب کی تعلیم اس قدر ابتدائی اور مختصر تھی کہ آج اگر حضرت موسےٰؑ کی شریعت کے دس احکام کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ کہیں گے کہ تم ہمیں اتنا جاہل سمجھتے ہو کہ ان معمولی باتوں کا ہمیں علم نہیں۔ دراصل یہ تعلیم اُس زمانہ کی ذہنیت کے مطابق تھی جیسا کہ بچہ کو شروع میں نہایت ابتدائی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کے ذہنی ارتقاء کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے مزید کہا کہ کسی کتاب کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں تین باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) اس کے متعلق گزشتہ کتب میں پیشگوئیاں ہوں۔

(۲) کتاب لانے والے نبی کی صداقت اور راستبازی مشتبہ نہ ہو۔

(۳) اس کتاب میں آئندہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مختلف اعتراضات کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ اعتراض آج تک کسی نے نہیں کیا کہ آپ کی فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اس کے بعد ہمارے پاکستانی دوست جناب عبدالمجید صاحب بھٹی پرنسپل ٹیچرز ٹریننگ کالج نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے مقاصد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت نہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی وغیرہ مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ بلکہ اسلام کی صحیح اور سچی تصویر ہے۔ آپ نے اسلام کے وہ مخصوص عقائد خصوصیت کے ساتھ پیش کئے جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے آکر بیان فرمائے۔ تقریر کے دوران "کشتی نوح" سے حضورؑ کی "تعلیم" کا اقتباس تفصیل کے ساتھ پڑھ کر سنایا اور جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر کے بعد صاحبِ صدر نے مختصر تقریر کی۔

ازاں بعد مولوی محمد بشیر صاحب شاد نے "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے عالمگیریت کے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا کہ آج دنیا میں صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے:۔

۱۔ اسلام کے سوا کسی مذہب نے عالمگیریت کا دعویٰ نہیں کیا۔

۲۔ عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس کی تعلیم عقلی دلائل پر بنیاد رکھتی ہو۔

۳۔ اُس مذہب کی تعلیم قابلِ عمل ہو۔

۴۔ وہ مذہب عالمگیر اخوت کے قیام کا علمبردار ہو۔ اور رنگ و نسل کے امتیازات کو مٹانے والا ہو۔

۵۔ وہ مذہب ہر لحظہ زندگی میں رہنمائی کرے۔

اِس تقریر کے بعد صاحبِ صدر جناب امیر صاحب محترم نے جلسہ کی اختتامی تقریر کی جس میں گزشتہ سال کی کارگذاری کا جائزہ بھی لیا گیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے سامنے دو اہم کام ہیں۔ تبلیغ اور تعلیم۔

جملہ جماعت ہائے نائیجیریا میں احباب جماعت باقاعدہ انتظام کے ماتحت تبلیغ کرتے ہیں لیکن انہیں نائیجیریا سے باہر دوسرے ممالک میں تبلیغی مساعی کے متعلق زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں۔ ہماری جماعتوں کی تبلیغ خدا تعالےٰ کے فضل سے نائیجیریا تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کا اثر دوسرے ممالک مثلاً گامبیا (Gambia) وغیرہ میں بھی ہے۔ حال ہی میں وہاں کے اخبار نے ہمارے ہفتہ وار ٹروتھ کا حوالہ دیتے ہوئے لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے کہ گامبیا میں احمدیہ مشن کے قیام کے رستہ میں جو رکاوٹیں ہیں وہ حکومت دور کرے۔ اسی طرح تقریباً ہر ملک میں ہمارے اخبار ٹروتھ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک لیبیئن مسلمان کا خط آیا ہے کہ ان کی جماعت ٹروتھ کا باقاعدہ مطالعہ کر رہی ہے اور اس طرح ان کے ملک میں اسلامی لٹریچر کی جو کمی ہے وہ پوری ہو رہی ہے۔

اسی طرح جنوبی امریکہ کے بعض دوسرے ممالک سے نائیجیرین مشنری کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اور دُنیا کو عنقریب یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ احمدی مبلغین ہر ملک سے مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ نائیجیریا کے لوکل مبلغین کیلئے بھی یہ خوش قسمتی کا موقع ہے اور ہم سب کے لئے باعثِ فخر ہے۔ الحمد للہ۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ کے علاوہ اندرون ملک میں تبلیغ کا حلقہ بھی بفضلہ تعالےٰ وسیع تر کیا جا رہا ہے۔ شمالی صوبہ میں ایک مبلغ کا قیام، مشرقی صوبہ میں نئے مبلغ کے تقرر اور مغربی صوبہ میں ایک مبلغ کا دورہ وغیرہ تجاویز مجلس شوریٰ نے منظور کی ہیں۔

مشن کی تعلیمی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس وقت تک دس پرائمری سکول مشن کے زیرِ انتظام چلائے جا رہے ہیں۔ سیکنڈری سکول کھولنے کے انتظامات میں جو رکاوٹیں تھیں وہ دُور ہو چکی ہیں۔ اور عنقریب ہی سیکنڈری سکول بھی کھول دیا جائے گا۔ اسی طرح آئندہ سال مغربی صوبہ میں الارو مقام پر مشن کی طرف سے عربک ٹیچرز ٹریننگ کالج کھولنے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ جہاں پر استادوں کو خصوصیت کے ساتھ مذہبی تعلیم میں ٹریننگ دی جایا کریگی۔ اور اسی کالج کی عمارت میں نائیجیریا کے مختلف علاقوں سے آنے والے احمدیوں کے لئے پندرہ روزہ تربیتی ٹریننگ کا انتظام بھی کیا جا سکے گا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے اہم امور کو دُہراتے ہوئے جماعت پر زور دیا کہ ان کے لئے مندرجہ ذیل امور پیشِ نظر رکھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا نہایت ضروری ہے۔

۱۔ احمدیت کی تعلیم پر عمل کر کے عملی نمونہ پیش کیا جائے۔

۲۔ احمدیت کی تبلیغ زیادہ سے زیادہ کی جائے۔

۳۔ جماعتی اتحاد اور نظام کی پابندی ہر حالت میں مدنظر ہو۔

۴۔ نوجوانوں کی تربیت اور اُن کی دینی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔

اِن امور کے ساتھ ساتھ جماعت کو اسلام کے غلبہ اور ترقی کے لئے دعائیں بھی جاری رکھنی چاہئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس وقت غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں ہمارے قائد ہیں۔ اور آپ کی قیادت کا فخر ہمیں حاصل ہے۔ اسلئے آپ کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں بھی ضروری ہیں۔ ان تمام امور میں کامیابی کیلئے دُعا اس یقین کے ساتھ کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ مستجیب الدعوات ہے۔ جو خدا صلیب پر لٹکے ہوئے اور غارِ ثور میں چھپے ہوئے انبیاء کو بچا سکتا ہے اس کی قدرت پر ہمیں بھی پورا توکل ہونا چاہیئے۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سلسلۂ احمدیہ کے جرائد اور بیرونی مشنوں کی تصاویر کی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ مختلف ممالک سے شائع ہونے والے عربی۔ اُردو۔ جرمن۔ انگریزی۔ سیلونی۔ (تامل و سنہلی) فرنچ۔ سواحیلی۔ ملایو زبان میں احمدیہ اخبارات کو جلسہ گاہ کے قریب خوشنما طریق سے سجایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی احمدیہ پبلیکیشنز کی نمائش کا انتظام بھی تھا۔ جس میں نائیجیریا اور مختلف ممالک سے شائع ہونے والا احمدیہ لٹریچر متعارف کروایا گیا تھا۔

دورانِ جلسہ میں مختلف مواقع پر ہمارے احباب نے پُرجوش نعرے لگائے۔ نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ اسلام۔ زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرخلوص نعروں نے یہاں کی اجنبی فضا میں حاضرین کو بہت متاثر کیا۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹/۱۲/۵۸ کو عزیزم اظہار احمد ولد شیخ عبدالغفار امیر جماعت ضلع حیدرآباد کا نکاح امۃ السلام صاحبہ بنت سید عبدالمومن صاحب رضوی آف کراچی کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود نے پڑھا۔
احباب جماعت اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالغفار امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع حیدرآباد)

جماعت احمدیہ بھارت کی طرف سے جمعیۃ العلماء ہند کو تعاون کی پیشکش

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی مساعی

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی منقول از ہفت روزہ بدر قادیان

جمعیۃ العلماء ہند

خلافت کمیٹی کے بعد جب ۱۹۱۹ء میں جمعیۃ العلماء ہند نے مسلمانوں میں عنانِ قیادت سنبھالی وہ مسلمانوں کے لئے بڑا پُر آشوب زمانہ تھا۔ دینی و دنیوی طور پر مسلمان مجروح اور شکست خوردہ ہو رہے تھے خلافت جو اسلامی معاشرت میں دینی اقدار کی محافظ سمجھی جاتی تھی۔ اور جس کی بقا کیلئے برصغیر ہند کے مسلمانوں نے ایک زبردست تحریک چلائی تھی۔ وہ خود ترکوں کے ہاتھوں ختم ہو گئی

دوسرا حادثہ جو پیش آیا وہ ممالک عربیہ کی تقسیم تھی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد اتحادیوں نے اپنی سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر عربوں کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ اتحادیوں کے اس ظلم و تعدی سے ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اعتبار کو دوہری زبردست ٹھیس لگی۔

اس مذہبی و سیاسی انتشار کے زمانے میں "جمعیۃ العلماء" ہند کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور اس جمعیت نے مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی خدمات بجا لانے کا اعلان کیا۔ اس سے پیشتر یعنی ۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ قائم ہو چکی تھی۔ لیکن اس وقت مسلم لیگ کا مقصد چند سیاسی مراعات حاصل کرنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ مگر جمعیت علماء ہند مسلمانوں کے شاندار ماضی کو واپس لانے کی مدعی تھی۔

تاریخی پس منظر

تاریخ تحریکات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر تحریک کا ایک خاص پس منظر اور ایک خاص مزاج ہوتا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند بھی جب میدان عمل میں آئی۔ تو اس کے سامنے بھی "اسلامیان ہند" کے تین دوروں کی تاریخی تحریکات تھیں۔ حضرت شیخ احمد سرہندی۔ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارنامے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کا فلسفۂ زندگی۔ اور مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی درسگاہ۔ یہی تین طاقتیں جمعیۃ العلماء کی پشت پناہی کر رہی تھیں۔ اور اس نے اس تحریک کے ذریعہ انہیں اکابر امت کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا اعلان کیا اور یہ شاید اس کے جوشِ عمل کا نتیجہ تھا کہ ہندوستان میں عقائد و خیالات کے اعتبار سے بہت سی جماعتیں جمعیۃ علماء کی حریف و مقابل تھیں۔ مگر یہ صحیح ہے کہ کسی اسلامی تحریک کی کامیابی کیلئے محض جوش و اخلاصِ عمل کافی نہیں۔ بلکہ صحت فکر، راستی عمل اور خداداد راہنمائی بھی ضروری ہے

جمعیت کے ارباب اقتدار احمدی و ولی اللہی سنت کے ساتھ ساتھ قاسمی سنت کے احیاء کے بھی مدعی تھے۔ یعنی انگریزوں کے خلاف مجاہدوں کی تنظیم۔ ترک موالات اور سول نافرمانی اور تاریخ جمعیت میں یہ ایک ایسا عظیم مقصد قرار پایا کہ دوسرے تعلیمی و تبلیغی مقاصد کو ثانوی درجہ دیا گیا۔ اس وقت عام طور پر لوگ یہ کہتے تھے کہ غلامی کی موت اور زندگی دونوں حرام ہیں۔ اور آزادی ہی ہماری تمام قومی و ملی بیماریوں کا آخری علاج ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تبلیغی فریضہ جس نے امت محمدیہ کو خیر الامم کا خطاب دیا ہے۔ پس پشت ڈال دیا گیا۔ دنیا میں مارکسزم ابھرا۔ دہریت پھیلی۔ مسلمان اسلامی اقدار سے بیگانہ ہوئے۔ مگر جمعیت ان تمام مفاسد کو نظر انداز کر کے محض انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی میں مصروف رہی حتیٰ کہ دیوبند کے طلباء جب درسگاہ سے نکلتے۔ تو ان کے دل میں تبلیغ و اشاعت دین کے جوش سے زیادہ انگریزوں کی مخالفت کا جوش ہوتا تھا۔ اور عرصہ تک تحریر و تقریر کے ذریعہ اس خیال کی ایسی پرورش کی گئی کہ محبت اسلام اور تبغض افرنگ دونوں مترادف چیزیں سمجھی جانے لگیں۔

جمعیت آزادی ہند تک اپنے اس موقف پر برقرار نظر آتی ہے۔ مگر جب انگریز ہندوستان سے چلے گئے تب اس پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ اس "بغض افرنگ" نے تعمیر ملت میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ بلکہ اس جدوجہد میں ملت کا شیرازہ اور منتشر ہو گیا ہے اسلئے جمعیت نے آزادی ہند کے بعد اپنے موقف میں تبدیلی کی اور اب اپنے نصب العین میں مسلمانوں کی مذہبی و دینی خدمات کی پہلی جگہ دینے کا اعلان کیا ہے اور اس کا ایک ظہور سورت کے اس اجلاس میں ہوا جس میں یہ تجویز منظور کی گئی کہ:۔

جمعیۃ علماء کا یہ اجلاس اس بات کی شدید ضرورت محسوس کرتا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات اور حضور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سوانح حیات مختلف زبانوں میں اس طرح شائع کی جائیں کہ ساری دنیا کو دین اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق صحیح تصور قائم کرنے میں مدد مل سکے۔ اس مقصد کی خاطر ایک ایسے عالمگیر ادارہ کا قیام عمل میں لایا جائے جو اس کام کی ذمہ داری اٹھا سکے۔

پس سوال یہ ہے

۱۔ یہ ادارہ کس طرح قائم ہو؟

۲۔ اس کے ذرائع اور وسائل کیا ہوں؟

۳۔ اس کے بارے میں آپ کیا تعاون پیش کر سکتے ہیں؟

۴۔ کیا آپ کے علاقہ میں کوئی ایسا ادارہ ہے جو تعلیمات قرآن اور سیرت مقدسہ کی اشاعت کا فرض انجام دے رہا ہو۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کے لئے خط و کتابت کا پتہ تحریر فرمایئے۔

۵۔ ایسے حضرات کے نام اور پتے تحریر فرمایئے جن کی خدمت میں یہ مراسلہ یا اس کا انگریزی یا عربی ترجمہ بھیجا جائے۔

داعیان خیر

(مولانا مفتی) عتیق الرحمٰن عثمانی۔ (مولانا) محمد میاں فاروقی ایم۔پی۔ اجمل خاں ایم۔پی (مولانا) حفظ الرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند و ممبر پارلیمنٹ۔ ارکان مجلس قائمہ جمعیۃ علماء ہند متعلق اشاعت تعلیمات قرآن و سیرت مقدسہ محمد میاں ناظم جمعیۃ علماء ہند و کنوینر کمیٹی۔ پتہ: دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی۔

۲۰ صفر ۱۳۷۸ھ ۵ ستمبر ۱۹۵۸ء یوم جمعہ

میں نے تجویز کی پوری عبارت مع متعلقات نقل کر دی تا ناظرین حسب استعداد فائدہ حاصل کر سکیں

جماعت احمدیہ

اب ہم اس تجویز کی روشنی میں ارباب جمعیت سے مخاطب ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کو آج زمانے کی جس مذہبی تشنگی کا احساس ہوا وہ مستحق تعریف ہے ہم آپ کو اس دینی شعور پر مبارکباد دیتے ہیں۔

تحریک عطایا برائے عمارت فضل عمر ہسپتال ربوہ

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

اخبار الفضل میں خاکسار کی طرف سے وقتاً فوقتاً فضل عمر ہسپتال کی عمارت کیلئے عطایا کی تحریک ہوتی رہی ہے۔ اور جہاں بہت سے احباب نے اس کار ثواب میں حصہ لیا ہے۔ بہت سے دوست ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ لہٰذا میں ایسے دوستوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ ان کے اس طرف توجہ نہ فرمانے سے تعمیر کا کام تشنۂ تکمیل ہے۔ دوست جلسہ پر تشریف لائے تھے انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ ابھی کافی حصہ ہسپتال کی عمارت کا تکمیل ہونے والا ہے۔ جو حصہ ابھی تعمیر ہونے والا ہے۔ اس پر اندازہ خرچ اڑھائی لاکھ روپیہ ہے۔ اگر دوست اس کار خیر میں باقاعدگی کے ساتھ کچھ نہ کچھ حصہ لیتے رہیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ اتنی رقم مہیا ہو جانا مشکل امر نہیں۔ لہٰذا میں دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ خدمت خلق کے اس ادارے کی تکمیل کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ عطیہ دیں تا کہ یہ ادارہ صحیح رنگ میں بنی نوع انسان کی خدمت کر سکے امید ہے دوست اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مگر اس وقت اس روئے زمین پر ایسی جماعت بھی ہے جو اس میدان میں آپ سے گوئے سبقت لے گئی اور وہ "جماعت احمدیہ" ہے۔ نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے نہ صرف اقتضائے وقت کو سمجھا بلکہ عملی قدم بھی اٹھایا۔ اور ایسا قدم اسے لمحہ بہ لمحہ کامیابی حاصل ہوتی گئی۔ قرآنی تعلیمات اور سیرت مقدسہ کی اشاعت یا ایک ہمہ گیر ادارہ کا قیام جماعت احمدیہ ان تمام مراحل سے گزر چکی ہے۔ اور پیچھے آنے والوں کے لئے ایسی سنت قائم کر چکی ہے جو کامرانی و کامیابی کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

اخبار "الجمعیۃ" مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء کے احوال و کوائف میں اسلامی مفکروں کو اشارات زمانہ سمجھنے کی دعوت دی گئی ہے۔ سچ پوچھئے تو جماعت احمدیہ نصف صدی پیشتر ہی زمانہ کی نبض شناسی کر چکی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:۔ ع

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

آج ہمارے سامنے دنیا کا جو نقشہ ہے وہ نہ صرف جمعیت کے اس خیال کی تائید کرتا ہے بلکہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی پیشگوئی کی بھی تصدیق کر رہا ہے۔

آج یورپ کا مغربی نظام دہریت سے شکست کھا کر اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے روس اور امریکہ کی سیاسی کشمکش بھی کچھ ایسی ہے کہ دونوں کو ممالک اسلامیہ کی ہمدردی کی ضرورت پیش آگئی ہے۔ اگرچہ یہ رسہ کشی سیاسی نوعیت کی ہے۔ مگر دنیا کی اسٹیج پر ممالک اسلامیہ کو جو کردار ادا کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس نے غیر مسلم مفکروں کی توجہ اسلام اور ممالک اسلامیہ کی طرف پھیر دی ہے"۔

مستشرقین یورپ

اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ پہلے مستشرقین یورپ کی طرف سے اکثر اسلام پر اعتراضات کے تیر برسائے جاتے تھے۔ مگر اب انہوں نے اپنے تیر ترکش میں ڈال لئے ہیں۔ اور اسلام کی طرف صلح و محبت کا پیغام بھیج رہے ہیں یورپ کے اس طرز فکر کو بدلنے میں آج تک جمعیت علمائے ہند نے کوئی حصہ نہیں لیا۔ یہ خوشگوار تبدیلی کن کی مساعی جمیلہ اور نظر توجہ سے واقع ہوئی؟ اس کا قطعی فیصلہ تو مستقبل کا مؤرخ کرے گا۔ مگر یورپ کے مفکروں اور مدبروں نے ابھی سے اس جماعت کی نشاندہی شروع کر دی ہے۔ جس کی جانی و مالی قربانیوں کی برکت سے مذہبی دنیا میں انقلاب آ رہا ہے اور یہ اشارہ صرف جماعت احمدیہ کی طرف ہو رہا ہے۔

پرانے اقتباسات کو چھوڑئیے۔ تازہ شہادتیں جو حیطۂ تحریر میں آئی ہیں انہی پر غور کیجئے۔ لائف نیشنل نیو یارک کے ایڈیٹر نے ۸ اگست ۱۹۵۵ء والے شمارہ میں عالم اسلام کا جائزہ لیتے ہوئے بڑے زبردست الفاظ میں اس بات کی شہادت دی کہ اس وقت مسلمانوں کی جتنی جماعتیں اسلامی نظریات کی اشاعت کر رہی ہیں۔ ان میں سب سے طاقتور اور کامیاب جماعت احمدیہ ہے

اسی قسم کی ایک شہادت ایوننگ نیوز بمبئی یکم اکتوبر ۱۹۵۸ء میں بھی آئی تھی۔ پروفیسر Ehrenfels جو مدراس یونیورسٹی کے شعبۂ علم الاقوام کے صدر ہیں۔ انہوں نے افریقہ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ:۔

"اس وقت افریقن مسلمانوں کا
نوجوان طبقہ فلسفۂ احمدیت سے
بہت متاثر ہو رہا ہے"۔

اور ابھی ہندوستان کے بعض اخباروں جیسے دی بمبئی سینٹینل اور دی میل مدراس میں یہ خبر شائع ہوئی کہ کیتھولک فرقہ کے ۲۳ ویں پوپ کی تاجپوشی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ زیورچ (سوئٹزرلینڈ) کی طرف سے انہیں مطالعہ اسلام کی دعوت دی گئی۔ حالانکہ تعداد جمعیت اور دنیوی ساز و سامان کے لحاظ سے عام مسلمان جماعت احمدیہ سے بہت مضبوط ہیں۔ مگر جہاں تک تبلیغی مہمات سر کرنے کا تعلق ہے اس وقت خدا نے اس جماعت کو منتخب کیا ہے۔

تعاون کی پیشکش

اگرچہ جماعت احمدیہ تبلیغی میدان میں بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ لیکن ہم پیچھے آنے والوں کی دل شکنی نہیں کرنا چاہتے بلکہ ان کے ساتھ تعاون کرنا اپنا اخلاقی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی جمعیت علمائے ہند کے اجلاس سورت والی تجویز کی پوری پوری تائید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ واقعی یہی بیج بونے اور فصل کاٹنے کا موسم ہے۔

جارج برنارڈ شا کا یہ قول نقل کیا جاتا ہے:۔

"ایک صدی کے اندر اسلام
سارے یورپ میں پھیل جائیگا"۔

اور جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے بھی مستقبل اسلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اب ایک ہی مذہب ہوگا اور
ایک ہی دین۔ میں تو تخم ریزی
کرنے آیا تھا۔ سو وہ تخم بویا گیا
اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا
اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔
(تذکرۃ الشہادتین)

اس شاندار مستقبل کے کچھ آثار ابھی سے نظر آ رہے ہیں۔ اسی لئے میں نے کہا کہ یہ موسم صرف بونے کا نہیں بلکہ کاٹنے کا بھی ہے۔

مستشرقین یورپ

اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے مستشرقین یورپ کو سامنے رکھئے۔ قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ سب سے پہلے ڈاکٹر سیل نے کیا تھا۔ انہوں نے ایسا معاندانہ رویہ اختیار کیا کہ کوئی شخص قرآن کریم کو قابل التفات کتاب نہ سمجھے۔ اس کے بعد ایک مدت تک اسی قسم کی مخالفانہ تحریریں شائع ہوتی رہیں۔ مگر اب دیکھئے کہ ان کے موقف میں کتنی تبدیلی آگئی ہے۔ اب مستشرقین کی طرف سے اسلام کے متعلق جتنی کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ ان میں ہمدردی کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وائس پریذیڈنٹ بین الاقوامی عدالت نے دہلی ایک تقریر میں اس قسم کے چند مستشرقوں کا حال بیان کیا ہے

ان میں سے ایک سر ایچ آر گب ہیں انہوں نے حال ہی میں ایک کتاب "محمڈن ازم" لکھی ہے اور اس میں اسلام کے متعلق پہلے سے زیادہ ہمدردانہ موقف اختیار کیا ہے۔

دوسرے مستشرق پروفیسر منٹگمری واٹ (W. Montgomery Watt) ہیں انہوں نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر دو کتابیں شائع کی ہیں "محمد ایٹ مکہ" (Mohammad at Mecca) اس کتاب میں آپ کی مکی زندگی بیان کی گئی ہے۔ اور دوسری کتاب کا نام "محمد ایٹ مدینہ" ہے۔ اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے متعلق اہل یورپ کے خیالات میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔

تیسرے مستشرق اے جے آربری ہیں۔ یہ کیمبرج میں عربی کے پروفیسر ہیں انہوں نے قرآن کریم کی بعض سورتوں کا ترجمہ شائع کیا ہے اور خود اس کا ایک مقدمہ بھی لکھا ہے۔ جس میں سیرت نبوی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے یہ کتاب انہوں نے محبت بلکہ عشق کے رنگ میں لکھی ہے۔ اور قرآن کریم اور اس کی عبارت پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں انہیں سراسر غلط قرار دیا ہے۔

چوتھے مستشرق ڈاکٹر کنتھ کریگ ہیں آجکل رسالہ "مسلم ورلڈ" کے ایڈیٹر ہیں۔ یہ رسالہ اسلام کا بڑا مخالف ہے۔ مگر ڈاکٹر کنتھ کریگ نے حال ہی میں اسلام پر ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام ہے The Call of minaret یعنی "منارے سے پکار" اس کتاب میں انہوں نے اذان کو سامنے رکھ کر اسلام کے بنیادی اصول کی وضاحت کی ہے۔ اور توحید رسالت اور ارکانِ اسلام کے بنیادی اصول کی وضاحت کی ہے اور توحید رسالت اور ارکان اسلام کی نہایت لطیف انداز میں توضیح کی ہے۔

پانچویں مستشرقہ ایک اطالوی خاتون ڈاکٹر واگلیری ہیں۔ جو نیپلز یونیورسٹی اٹلی میں عربی اور اسلامی تہذیب کی پروفیسر رہی ہیں۔ انہوں نے اٹلی زبان میں اسلام کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کا نام ہے "اپالوجی آف اسلام" اس کا انگریزی اور اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ یہ کتاب نہایت محققانہ انداز میں لکھی گئی ہے اور اسلامیات کی تشریح میں نہایت عالمانہ موقف اختیار کیا گیا ہے۔

آثارِ انقلاب

روز بروز ان مستشرقوں کی تصانیف محققانہ رنگ اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ یہ دراصل یورپ کی مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب کی علامت ہے۔ یورپ جو ابھی تک اسلام کا ذکر کرتے وقت اپنی بیمار ذہنیت کا مظاہرہ کیا کرتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ اس مرض سے نجات پا رہا ہے اور اسلام کے متعلق صحت مند خیالات کا اظہار ہونے لگا ہے۔ انسانی خیالات کا رُخ ہمیشہ اسی طرح بدلتا چلا آتا ہے۔ ذہنی انقلاب ہمیشہ دور رس اور سست رفتار ہوتا ہے۔ مگر آج تک دنیا کی کوئی طاقت زمانے کے اس بہاؤ کو نہیں روک سکی۔

میں نے اسے حوالے محض جمعیۃ العلماء کی تجویز کی تائید میں پیش کئے ہیں۔ ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی اس وقت تعلیمات قرآنیہ اور سیرت مقدسہ کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ اس وقت لوہا گرم ہے۔ اور یہی وقت آہنگری دکھانے کا ہے"۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایا دار ہیں ان میں سے ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کر رکھی ہیں اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے تاکہ بقایا بڑھنے نہ پائے بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے۔ بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں ہیں اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کرانے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے۔ اور ایسے بھی ہیں جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔ وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں اور نہ ماہوار حصہ آمد۔ اگر ان کے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہو اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے کہ ایسے ہر قسم احباب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اوّل تو انہوں نے بوفا رغبت اپنی آمد کی وصیت کی اور پھر غفلت سے بقایا دار بنے۔ مزید برآں اس بقایا کی ادائیگی کیلئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اپنے بقائے پورا کرنے کی کوشش نہ کی اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے۔ اس کا بقایا کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہو سکتا بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا دار ہونے کی صورت میں وصیت قابلِ منسوخی ہو جاتی ہے۔ اسلئے جو دوست بقایا دار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابلِ منظوری نہیں ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفہ وقت ان کے ذمہ کے بقایا کو معاف نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں جو انجمن یا خلیفہ وقت نے مقرر کئے تھے۔ بلکہ وہ اس چندہ کے بقایا دار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت لکھتے وقت کیا تھا۔

پس حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف اور بیباک کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور ہزاروں ہزار بندگانِ خدا کو اپنے پیارے دینِ اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سُننے کا موقعہ نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو رہے ہیں۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات وصول کر کے جلد بھجوا دیں۔ تا جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مکرم ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز کے نام ایک خط

بخدمت مکرم جناب ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ریویو آف ریلیجنز کے بارہ میں حضور نے تحریک فرمائی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اس کی کم سے کم دس ہزار کی اشاعت ہونی چاہیئے۔ جب بھی ریویو انگریزی کے بارے میں تحریک سننے میں آتی ہے مجھے اپنے دو خواب یاد آتے ہیں۔ آج میں نے ارادہ کیا کہ وہ خواب آپ کی خدمت میں عرض کر دوں۔

میں نے متعدد دفعہ خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔ ان میں دو دفعہ ہوا کہ حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ریویو آپ اپنے نام جاری رکھیں لہٰذا میں شروع سے اس کا خریدار ہا یعنی ۱۹۰۹ء سے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوا اور اسکے بعد سے اس کا خریدار رہا۔ بعض وقت بوجہ تنگی کچھ عرصہ کے لئے بند بھی ہوا تھا۔ پھر جواب حضور کی زیارت ہوئی اور خاکسار کو رسالہ کی خریداری جاری رکھنے کے لئے تاکید فرمائی۔ لہٰذا میں نے باوجود انگریزی زبان سے کم واقفیت رکھنے کے اس کی خریداری رکھی اور اب بھی ہے۔ اور دعا فرمادیں کہ آئندہ بھی رہے میں انشاء اللہ حضور کی خواہش مبارک کے مطابق توسیع اشاعت کی غرض سے اپنے طور پر کوشش کروں گا۔ کہ میرے دوستوں میں بھی اس کی اشاعت ہو دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔

(طالب دعا عبدالغنی قریشی سابق مالک گلاس فیکٹری قادیان)

"الفضل" حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی نظر میں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"الفضل اپنے ساتھ میری بے کسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا۔ اور میرے لئے تو اس کا ہر ایک پرچہ گوناگوں کیفیات کا پیدا کرنے والا ہوتا ہے"

جو اخبار حضور ایدہ اللہ کی نظر میں اتنی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی اشاعت کو وسعت دینے کے لئے آپ کیا کوشش فرما رہے ہیں؟

(مینجر الفضل)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ چوہدری احمد خاں صاحب چوکیدار (جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں) دس بارہ روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار چوہدری محمد ابراہیم دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

۲۔ جمال الدین صاحب قریباً تین ہفتے سے سخت بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد دارالیمن ربوہ)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ چند روز سے بعارضہ بخار۔ کھانسی اور پیچش بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مہرالدین لائل پور)

مغربی جرمنی کے وزیر کی طرف سے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت

"میں پاکستان میں نواحی بستیوں کی تعمیر سے بہت متاثر ہوا ہوں" ڈاکٹر تھیوڈور اوبر لینڈر

لاہور ۲۱ جنوری - مغربی جرمنی کے وزیر آبادکاری ڈاکٹر تھیوڈر اوبر لینڈر نے کل شام صوبائی دارالحکومت میں کہا کہ میں مغربی پاکستان میں مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں نواحی بستیوں کی تعمیر کے کام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ اگر مکانات تعمیر کرنے کا کام بدستور جاری رہا۔ تو اس صوبہ میں شہری مہاجرین کی مستقل آبادکاری کا مسئلہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر اوبر لینڈر حکومت پاکستان کی دعوت پر گذشتہ دس دن سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے اب تک کراچی۔ حیدر آباد لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور اور بعض دوسرے علاقوں میں نئے مکانات کی تعمیر اور مہاجرین کی مستقل آبادکاری کے دوسرے کاموں کا معائنہ کیا۔

آپ نے آج شام لاہور میں مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کی مساعی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ میں نے آپ کے وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کو مغربی جرمنی میں آنے کی دعوت دی ہے تاکہ ہم انہیں دکھا سکیں کہ ہمیں اشتراکیوں کے مقبوضہ مشرقی جرمنی سے آنے والے پناہ گزینوں کی آبادکاری کے سلسلہ میں کتنی مشکلات پیش آئی ہیں۔ اور اب بھی آرہی ہیں۔

آپ نے کہا کہ میں آپ کے وزیر بحالیات کو یہ بھی دکھاؤں گا۔ کہ آہنی پردے کے پیچھے انسانیت پر کس قدر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ اور اس طرح روزانہ کتنے لوگوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے گھر بار چھوڑ کر مغربی جرمنی کی راہ اختیار کریں۔ آپ نے بتایا کہ آجکل جرمنی کے روسی علاقہ سے روزانہ قریباً چھ سو اور پولینڈ کے مقبوضہ علاقہ سے روزانہ قریباً چار سو افراد مغربی جرمنی میں پناہ لینے کے لئے آتے ہیں۔ ان لوگوں کو چند دن کے لئے برلن کے نزدیک قائم شدہ ایک بڑے کیمپ میں رکھا جاتا ہے۔ اور پھر انہیں مالی امداد اور مکان مہیا کرنے کے علاوہ روزگار بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت مغربی جرمنی میں قریباً تمام پناہ گزین کسی نہ کسی کام پر لگے ہوئے ہیں اور کسی شخص کو بیکاری کی شکایت نہیں ہے۔ ڈاکٹر اوبر لینڈر نے کہا کہ میں جرمنی کے اتحاد کے لئے طاقت کے استعمال کے خلاف ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ زود یا بدیر اشتراکیوں کے مقبوضہ جرمنی کے لوگوں کو حق خود ارادیت ملے گا۔ اور اس طرح وہ خوشحال اور آزاد زندگی بسر کرنے کے قابل ہوں گے

آپ نے کہا کہ میں اشتراکیوں کے مقبوضہ علاقے میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں غیر جانبدارانہ استصواب کرانے کے حق میں ہوں۔

آپ نے اس موقع پر ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مجھے تنازعہ کشمیر کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل ہیں۔ اس لئے میں اس سلسلہ میں فی الحال کوئی قطعی رائے ظاہر نہیں کر سکتا۔ تاہم میں اصولی طور پر اس رائے سے متفق ہوں کہ کسی بھی متنازعہ علاقے کے لوگوں کو غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعے حق خود ارادیت ملنا چاہیئے۔

کچھ اور علاقوں میں گندم کی راشن بندی

لاہور ۲۱ جنوری حکومت مغربی پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق صوبائی حکومت نے کچھ اور علاقوں میں گندم کی جزوی راشن بندی کر دی ہے ان علاقوں کی تفصیل درج ذیل ہے مختلف علاقوں کے لئے گندم کا جو کوٹا مختص کیا گیا ہے وہ ہر علاقہ کے سامنے لکھ دیا گیا ہے

ضلع لاہور: قصبہ رائے ونڈ ۳۶ ٹن۔ چونگ اور چولیانہ ۳۶ ٹن۔ راجہ جنگ ۲۲ ٹن پنج پیر ۴۹ ٹن

ضلع راولپنڈی: تحصیل ہائے راولپنڈی اور گوجر خان ۲۳۰ ٹن۔ ضلع ملتان: کروڑ پکا ۸۰ ٹن۔ بہاولپور ڈویژن: بہاولنگر۔ چشتیاں صادق آباد ہارون آباد رحیم یار خاں، لیاقت پور اور چاچڑاں ۹۱۰ ٹن۔ ضلع جیکب آباد: کندھ کوٹ۔ تحصیل کاشمور اگڑھی خیرو۔ ۲۵۳ ٹن۔

ضلع سیالکوٹ: ظفر وال۔ قلعہ سوبھا سنگھ بدوملہی، شکر گڑھ پسرور، چونڈہ اور ڈسکہ ۳۸۰ ٹن قلات ڈویژن کی کچھو سب ڈویژن۔ ۱۵۰ ٹن۔ جھل وال سب ڈویژن: ۱۲۰ ٹن۔ قصبہ قلات ۵ ٹن۔ قصبہ تونگ ۵ ٹن۔ گوادر ۱۲ ٹن۔

گوجر خان ٹیکسلا اور ہیوں کو مکمل راشن بندی کے علاقے قرار دے دیا گیا ہے علاوہ ازیں جیکب آباد شہر میں راشن بندی کی حد ۲۰۰ ٹن سے بڑھا کر ۳۰۰ ٹن کر دی گئی ہے

مرکزی حکومت میڈیکل تعلیم کے تمام ادارے اپنی تحویل میں لے لے گی

ملک کی تمام ہیلتھ سروس کو ایک مرکزی ادارے کے تحت کرنے کی تجویز

حیدر آباد ۲۱ جنوری - صحت و معاشرتی بہبود کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو اے برکی نے ٹنڈو جام کے دیہی ترقیاتی مرکز کے معائنہ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ حکومت کی نئی لیبر پالیسی اس اصول پر استوار ہو گی کہ پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جائے تاکہ مزدوروں کو مزید مراعات حاصل ہوں۔ آپ نے بتایا کہ نئی پالیسی عنقریب مکمل ہو جائے گی۔

وزیر معاشرتی بہبود نے کہا کہ اگر مزدوروں کی محنت و کوشش کی بدولت پیداوار بڑھے گی تو ان کی اجرتوں میں بھی اضافہ ہو سکے گا۔

غذائی مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اضافہ آبادی سے عہدہ برآ ہونے کا واحد ذریعہ خاندانی منصوبہ بندی ہے۔ کثرت اولاد کے باعث ہماری بیشتر خواتین کی صحت خراب ہو چکی ہے۔ اب اس کا مداوا ہونا چاہیئے اور خاندانوں کی اس طرح منصوبہ بندی ہونی چاہیئے کہ انہیں اچھی صحت کی ضمانت حاصل ہو اور اولاد کی تعداد معقول رہے کیونکہ (زیادہ آبادی کے لئے) ہماری انتہائی کوششوں کے باوجود غذائی پیداوار میں دس پندرہ فیصد سے زیادہ اضافہ مشکل ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو اے برکی نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ طبی تعلیم کو ملک بھر میں مرکز کے تحت لانے کی ایک تجویز پر حکومت سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں جو قلیل المیعاد منصوبہ بنایا ہے اس کے مطابق بلدیاتی اداروں اور حکومت کے تمام ہسپتالوں اور پرائیویٹ طبی اداروں میں عنقریب ربط و ہم آہنگی پیدا کی جائے گی۔ اسی لئے بڑے بڑے ہسپتالوں میں تجربہ کار لیفٹیننٹ کرنل مقرر کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس وقت پانچ لیفٹیننٹ کرنل صوبائی ہسپتالوں کی نگرانی پر مامور ہیں۔ میو ہسپتال اور نشتر کالج ہسپتال میں دو لیفٹیننٹ کرنل عنقریب مقرر کئے جائیں گے۔ یہ لیفٹیننٹ کرنل انچارج ڈاکٹروں اور طلبہ کو تربیت دیں گے۔

وزیر معاشرتی بہبود نے بتایا کہ ترقی دیہات کے محکمہ کا نام عنقریب تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس کا نیا نام کمیونٹی ڈیولپمنٹ ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ حکومت تربیت یافتہ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی مرکزی شفاخانوں کی تعداد میں اضافہ کر کے دیہی آبادی کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دینا چاہتی ہے

آپ سے دریافت کیا گیا کہ تعلیم یافتہ طبقہ میں بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں جس پر آپ نے کہا پہلے ہمیں موجودہ تعلیمی نظام کی اصلاح کرنے اور اس کے نتائج دیکھنے دیجئے!

اس سے پہلے وزیر صحت نے ترقی دیہات کے انسٹی ٹیوٹ میں مختلف نمائشی چیزیں دیکھیں۔ دیہی کارکنوں کو سرگرم کار دیکھا اور گوبر سے گیس تیار کرنے کے تجربہ کا معائنہ کیا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق وزیر صحت نے بتایا کہ مرکزی حکومت صوبائی حکومت اور میونسپل ڈسٹرکٹ لوکل بورڈز کے تمام ہسپتالوں میں ربط و ہم آہنگی پیدا کرنے اور میڈیکل تعلیم کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل برکی نے کہا "تمام ہیلتھ سروسز کو ملا کر ایک مرکزی ادارہ کے ماتحت کر دینا چاہیئے"

لیفٹیننٹ جنرل برکی نے بتایا کہ حکومت ٹی بی پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ جس کے باعث پاکستان اور دوسرے ملکوں میں ہر سال سینکڑوں زندگیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حکومت ملک بھر میں ٹی بی کے کنٹرول سنٹر کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے کہا۔

"دنیا کے تمام پسماندہ ملکوں میں ٹی بی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یورپی ممالک میں صرف سویڈن ایک ایسا ملک ہے جس نے اپنی قومی آمدنی کا کثیر حصہ صرف کر کے اس موذی مرض کا مؤثر طور پر سدباب کیا ہے"

پاک تجارتی وفد بھارت جائیگا

کراچی ۲۱ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کا ایک سرکاری تجارتی وفد جنوری کے آخر میں بھارت جائے گا۔ یہ وفد دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ تجارتی معاہدے کا جائزہ لے گا۔ معاہدہ کی شرائط کے مطابق اس پر چھ ماہ کے بعد نظرثانی ہوتی ہے۔ گذشتہ دسمبر میں اس کا جائزہ لیا جانا چاہیئے تھا مگر ایسا نہیں ہو سکا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

علیٰ کل شیءٍ قدیر ....

والیہ المصیر۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے (یعنی دونوں ایک سا درجہ رکھتے ہیں) وہ بلاشبہ کافر ہو گئے ہیں۔ تو (ان سے) کہہ دے اگر اللہ[1] مسیح ابن مریم (کو) اور اس کی ماں (کو) اور (ان) تمام لوگوں کو جو زمین میں (پائے جاتے) ہیں ہلاک کرنا چاہے تو اس کے مقابلہ میں کون کسی بات کی طاقت رکھتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان (پایا جاتا) ہے اُن (سب) پر حکومت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو (کچھ) چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ ہر ایک بات پر پورا (پورا) قادر ہے اور یہودی اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے (ہیں) اور اس کے پیارے ہیں۔ تو کہہ دے کہ پھر وہ تمہارے قصوروں کے سبب سے تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے۔ (یوں نہیں جو تم کہتے ہو) بلکہ جو (دوسرے آدمی) اس نے پیدا کئے ہیں تم (بھی) اُن (ہی) کی قسم کے آدمی ہو۔ وہ جسے پسند کرتا ہے بخشتا ہے اور جسے پسند کرتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان (دونوں) کے درمیان ہے ان (سب) پر حکومت اللہ ہی کی ہے۔ اور اسی کی طرف (سب نے) لوٹ کر جانا ہے۔

وقالت الیہود عزیر ابن اللّٰہ وقالت النصٰری المسیح ابن اللّٰہ ...... ما کنتم تکنزون

اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ (تعالیٰ) کا بیٹا ہے۔ اور نصرانی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ (بات) صرف ان کے منہ کی لاف ہے وہ (صرف) اپنے سے پہلے کفار کی باتوں کی نقل کر رہے ہیں۔ اللہ (تعالیٰ) ان کو ہلاک کرے۔ وہ (حقیقت سے) کیسے دور جا رہے ہیں۔ انہوں نے احبار اور رہبان کو اللہ (تعالیٰ) کے سوا اپنا ربّ بنا لیا ہے۔

اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ (تعالیٰ) کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں۔ اور اللہ (تعالیٰ) اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے۔ خواہ کفار کو کتنا ہی برا لگے۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا۔ تاکہ (باقی) تمام دینوں پر اسے غالب کر دے۔ گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بری لگے۔

اے مومنو! بہت سے احبار اور رہبان لوگوں کے مالوں کو ناجائز طور پر کھاتے ہیں۔ اور (لوگوں کو) اللہ (تعالیٰ) کے راستہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ لوگ (بھی) جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ (تعالیٰ) کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ (یہ عذاب) اُس دن (ہوگا) جبکہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی) پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر اس (سونے اور چاندی) سے اُن کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے۔ (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کیلئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کے مزے چکھو

[1] یہ آیت وفات مسیح کا ثبوت ہے۔ اگر مسیح اور اس کی ماں کو اللہ تعالیٰ نے مارا نہیں تو یہ آیت ایک بے دلیل دعویٰ بن جاتی ہے۔

ولادت

میری آپا جان محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر بیگم ایم اکرم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱/ ۵۸ء بروز اتوار پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عزیز کا نام محمد افضل تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب آف ملتان کا پوتا اور مکرم قاری محمد امین صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود مسعود کو نیک۔ خادم دین اور عمر دراز عطا فرماتے ہوئے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

بشریٰ ثریا شاہدہ بیگم دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی

اعلانِ نکاح

(۱) مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء بروز دوشنبہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم رضی کے صاحبزادے مرغوب احمد خان صاحب حال مقیم ۶۳۔ میلمہ ورز روڈ لندن کا نکاح ہمراہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت محترم مولوی عبد المجید صاحب آف کراچی بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

(۲) نیز حضور نے اسی وقت محترم آسان صاحب مرحوم رضی کے دوسرے صاحبزادے محبوب احمد خان صاحب اوورسیر کراچی کے نکاح کا اعلان ہمراہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت محترم جناب بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی بعوض حق مہر تین ہزار روپیہ فرمایا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِن دونوں رشتوں کو تمام متعلقہ خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت اور یُمن و سعادت کا موجب بنائے اور یہ مثمر ثمراتِ حسنہ ثابت ہوں۔

درخواست دعا

میری اہلیہ گذشتہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ صحابہ کرام۔ درویشان کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ